راستوں کے حقوق

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اسلام اَخلاقیات وآداب کا دِین ہے

عزیزانِ محترم! اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس دِین نے زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رَہنمائی فرمائی، عِیادتِ مریض اور کسی کی مزاج پُرسی ہو یا باہمی تعاوُن ومُعاملات، آدابِ گفتگو ہوں یا کسی سے مَیل جول، گھر میں آنے جانے کے آداب ہوں یا راستے میں چلنے پھرنے کے اُسلوب، دِینی مُعاملات ہوں یا دُنیاوی، الغرض ہر گوشۂ زندگی میں اسلام کی رَوشنی، قرآن کا نُور اور سیرتِ نبوی ﷺ کی قندیلیں رَہنمائی کے لیے جگمگا رہی ہیں، اچھے اَخلاق انبیاء وصدّیقین اور اللہ کے نیک بندوں کی صفات میں سے ایک عمدہ خوبی ہے، اس کے دنیا وآخرت میں بہت اچھے

اثرات مرتّب ہوتے ہیں، اور بروزِ قیامت میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزنی عمل اچھے اَخلاق ہی ہوں گے، حضرت سیّدنا ابودَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، آقا کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِيْ مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ؛ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيْءَ»(۱) "قیامت کے دن مؤمن کے ترازوئے اعمال میں اچھے اَخلاق سے زیادہ وزن دار کوئی چیز نہیں ہوگی؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیا بدگو سے نفرت فرماتا ہے"۔

اَخلاقیات میں سے یہ بھی ہے کہ راستے کے آداب وحقوق کی ادائیگی کا خاص خیال رکھا جائے، حضرت سیّدنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ» "راستوں میں بیٹھنے سے بچو"، لوگوں نے عرض کی: اِس کے بغیر چارہ نہیں، راستے ہمارے بیٹھنے کی جگہیں ہیں، جہاں ہم جمع ہو کر آپس میں بات چیت کرتے ہیں، تب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلاَّ الْمَجَالِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهَا»(۲) "جب تمہیں بیٹھنا ضروری ہے، تو پھر راستے کا حق ادا کیا کرو"، یعنی ایسا کوئی کام نہ کرو جس سے راہگیروں کو تکلیف یا دُشواری ہو، اور نہ ہی کوئی ایسا عمل ہو جو اَخلاقیات سے گِرا ہوا ہو، بلکہ ہر جگہ اچھے

---

(١) "جامع الترمذي" أَبْوَاب البرّ...، بَابُ مَا جاء في...، ر: ٢٠٠٢، صـ٤٦٢.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب المظالم، ر: ٢٤٦٥، صـ٣٩٧.

اَخلاق کا مُظاہرہ کرنا ہے۔

راستے کے آداب واَحکام

عزیزانِ محترم! نظریں نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز دُور کرنا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم دینا اور بُری بات سے روکنا بھی راستے کے آداب سے ہے، راہ چلتے اور راستے میں بیٹھتے وقت ہمیں اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنی ہے، بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچنا ہے؛ کیونکہ بَسااوقات یہ عمل بدنگاہی کے ساتھ ساتھ حادثات کا باعث بھی بن جاتا ہے، لہذا عافیت اِسی میں ہے کہ نگاہیں کچھ نیچی رکھی جائیں، نیز اِس بات کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكىٰ لَهُمْ إِنَّ اللهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۞ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾(1) "اے حبیب! مسلمان مَردوں کو حکم دیجیے کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ اُن کے لیے بہت سُتھرا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ کو اُن کے کاموں کی خبر ہے، اور مسلمان عورتوں کو بھی حکم دیجیے کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں"۔

راستے میں بلا ضروت ہمارے بیٹھنے سے بسااوقات گزرنے والوں کو تکلیف ومشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اسی لیے اِس سے بچنے کا حکم فرمایا گیا ہے، راستے کے حقوق اور اُن کی وضاحت کرتے ہوئے مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے

---

(1) پ۱۸، النور: ۳۰، ۳۱.

فرمایا: «غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الأَذىٰ، وَرَدُّ السَّلامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ»[1] "نظر نیچی رکھنا، کسی کو تکلیف دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم دینا اور بُری بات سے روکنا"۔

عزیز دوستو! راستے کے آداب میں سے ہے کہ اگر اس میں کوئی تکلیف دہ چیز ہو تو اُسے دُور کر دیا جائے، یہ عمل ہماری لیے نَجات کا سبب بن سکتا ہے، رسول اللہ ﷺ جنّت کی بِشارت دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: «دخلَ رجلُ الجنّةَ بِغُصنٍ مِن شوكٍ كانَ على طريقِ المسلمينَ، فأَماطهُ عنه»[2] "ایک آدمی مسلمانوں کے راستے سے کانٹے دار ٹہنی دُور کر دینے کے سبب جنّت میں داخل ہو گیا"۔

برادرانِ اسلام! کسی کی صحیح رَہنمائی کرنا بھی راستے کے آداب میں سے ہے، حضرت سیّدنا ابو ذَر رضی اللہ تعالی عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ، لَكَ صَدَقَةٌ»[3] "بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے"۔

محترم بھائیو! جب ہم گھر سے نکل کر سڑک پر آتے ہیں، تو ہم بھی ٹریفک کا حصہ بن جاتے ہیں، اُس وقت ہم پر بھی ٹریفک کے ضوابط وقوانین کی پابندی، اطمینان، نظم وضبط اور وَقار کے ساتھ چلنا لازم وضروری ہے، وَقار وآہستگی اختیار

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب المظالم، ر: ٢٤٦٥، صـ٣٩٧.

(٢) "الزهد" لابن المبارك، باب النيّة مع قلّة العمل...، ر: ٧٢٩، صـ٢٥٣.

(٣) "جامع الترمذي" أبواب البرّ والصلة، ر: ١٩٥٦، صـ٤٥٤.

کرنے کا دَرس دیتے ہوئے تاجدارِ رِسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «التَّأَنِّي مِنَ اللهِ، وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ»(۱) "وَقار وآہستگی اللہ تعالی کی طرف سے ہے، اور جلدَ بازی شیطان کی طرف سے ہے"، لہٰذا راستے کے اِن آداب کا خیال رکھنا بھی ہر ایک پر لازم ہے۔

ڈرائیور کے اَخلاقیات

محترم بھائیو! جب بندہ سفر کرتا ہے، چاہے وہ مسافر ہو یا ڈرائیور، اُس پر لازم ہے کہ دَورانِ سفر سب کے ساتھ حُسنِ سلوک کا مُظاہرہ کرے، اپنی ذات سے کسی کو تکلیف ونقصان نہ پہنچنے دے، خصوصاً ڈرائیور حضرات جو دَورانِ سفر سواریوں کے نگہبان ہوتے ہیں، اِنہیں حسنِ اَخلاق کا بھرپُور مُظاہرہ کرنا نہایت ضروری ہے، مسافروں کو پریشانی یا تکلیف نہ دیں، ان کے حقوق کا خیال رکھنا، اِن سے اچھے اَخلاق سے پیش آنا اور تمام نمازیں وقت پر ادا کرنا کروانا اَشدّ ضروری ہے، حق تلَفی کی صورت میں اِن سے بھی مُعاملات کی پوچھ گچھ ہوگی، ہمارے آقا ومَولا ﷺ نے فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»(۲) "تم میں سے ہر ایک ذمّہ دار ہے، اور تم میں ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

ڈرائیور حضرات تیز رفتاری اور غلط سَمت میں گاڑی چلانے سے گریز کریں؛

---

(۱) "مسند أبي يعلى" مسند أنس بن مالك...، ر: ٤٢٥٦، ٣/ ٣٦٦.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الأحكام، ر: ٧١٣٨، صـ١٢٢٩.

کہ یہ عام طَور پر ہلاکت ونقصان کو دَعوت دینا ہے، گاڑی چلانے میں بھی مَیانہ رَوی اختیار کریں، لہٰذا اڈرائیور حضرات پر لازم ہے کہ ملکی قوانین کے مطابق گاڑی چلائیں، مسافروں کو سَہولت فراہم کریں، قانونی خلاف وَرزی، سخت کلامی وبداَخلاقی اور بے جاسختی کے بجائے حُسنِ سُلوک، محبت وپیار کا رَویّہ، باہمی اتفاق واتّحاد اور نرمی وآسانی کا مُعاملہ رکھیں، حضرت سیّدنا ابودَرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونَین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ الرِّفْقِ، فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ الرِّفْقِ، فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ الْخَيْرِ»(۱) "جس کو نرمی سے حصہ ملا اُسے بھلائی سے بھرپور حصہ ملا ہے، اور جسے نرمی سے محروم کیا گیا وہ بھلائی سے محروم کر دیا گیا ہے"، لہٰذا اڈرائیور حضرات کو خاص طَور پر اچھے اَخلاق سے پیش آنا بے حد ضروری ہے۔

راستے کے آداب سے آگاہی ہم سب کی ذمّہ داری ہے

حضراتِ گرامی قدر! ہم میں سے ہر ایک پر یہ ذمّہ داری عائد ہوتی ہے، کہ ٹریفک قوانین سے اچھی طرح آگاہی حاصل کریں؛ تاکہ راستوں کا تحفّظ واَمن برقرار رہے، اور لوگوں کے جان ومال محفوظ رہیں، ٹریفک پولیس اَہلکاروں سے بھی عملی طَور پر بھرپُور تعاوُن کا ثبوت دینا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ

(١) "جامع الترمذي" أبواب البر والصلة، ر: ٢٠١٣، صـ٤٦٤.

وَالتَّقْوٰى﴾(۱) "بھلائی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو"۔ ٹریفک قوانین کی پاسداری کرنے والا، گویا کہ اپنے جان، مال، اولاد اور پورے مُعاشرے کی حفاظت کرتا ہے، جبکہ اِن قوانین کو پامال کرنے والا شخص، قانون شکنی اور راستے کے امن واَمان کی خرابی کا مرتکِب اور مُعاشرے کو نقصان پہنچانے کے دَرپے رہتا ہے، لہٰذا عقلمند وہی ہے جو خود اپنا، اپنے اَہل وعِیال اور ملک وقَوم کا محافظ ہو، لہذا ہم سب کی ذمّہ داری ہے کہ ٹریفک علامات واِشارات سے آگاہی حاصل کرکے اُس کے مطابق سفر کریں؛ تاکہ مشکلات ونقصانات کا سامنا نہ ہو، اور دوسروں کے لیے بھی پریشانی کا باعث نہ بنیں، رَحمتِ عالَمیان ﷺ نے فرمایا: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ»(۲) "کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں"، لہذا ہمیں ملک وقَوم کی پریشانی وتکلیف کے بجائے سَہولت وآسانی کا سبب بننا ہے۔

برادرانِ اسلام! ہم سب پر لازم ہے کہ دَورانِ سفر غصّہ اور جلد بازی سے بھی پرہیز کریں اور سکون واطمینان سے رہیں، حضورِ اکرم ﷺ نے عرَفات سے مُزدَلفہ کی طرف جاتے ہوئے فرمایا: «أَيُّهَا النَّاسُ! السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ!»(۳) "اے لوگو! اطمینان وسُکون سے چلو!"، لہٰذا جب سڑک پر رَش ہو، تو چلنے میں آہستگی

(۱) پ٦، المآئدة: ٢.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ١٦١، صـ٤٠.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب الحج، باب حَجَّةِ النَّبِي، ر: ٢٩٥٠، صـ٥١٦.

اختیار کرنا اور جلد بازی سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

اے اللہ! ہمیں اسلامی اَخلاقیات اپنانے، راستے کے آداب واَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کی توفیق وہمت عطا فرما، ہمیں اور ہمارے ڈرائیور حضرات کو حُسنِ اَخلاق کا مُظاہرہ کرنے، مسافروں سے پریشانی وتکلیف کو دُور رکھنے، بوڑھوں، بیماروں اور خواتین کا خیال رکھنے، نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کروانے کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! مُتّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.